سمرقند میں امام بخاریؒ کا دوازدہ سالہ جشنِ ولادت

(سعید احمد اکبر آبادی)

گذشتہ ماہ اگست میں سمرقند کے مشہور اسلامی اور تاریخی شہر میں حضرت امام محمد بن اسماعیل البخاری المتولد ۱۹۴ھ والمتوفی ۲۵۶ھ کا دوازدہ صد سالہ جشنِ ولادت جس کا ذکر ہندوستان کے اخبارات میں آچکا ہے، بڑی دھوم دھام اور تزک واحتشام سے منایا گیا اس کا اہتمام وانتظام مسلمانوں کے اُن مذہبی اداروں نے مِل جل کر کیا تھا جو سوویت روس کے ماتحت ایشیا متوسطا ور قازقستان اور سائبیریا، سوویت روس کے یورپین حصہ میں شمالی قفقاز اور اس کے پچھلے حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور جن کی مجموعی تعداد سنو کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ ان میں سب سے بڑا مرکزی اور فعال ادارہ وہ ہے جو ادارۂ دینیہ برائے مسلمانان ایشیائے متوسط وقازاقستان کہلاتا ہے اس کا صدر دفتر ازبکستان کے دار الحکومت شہر تاشقند میں ہے اور اس کے صدر سوویت روس کے نہایت مشہور اور بلند پایہ عالم و فاضل مفتی ضیاء الدین بابا خان ہیں، چنانچہ اس جشن کے اہتمام وانتظام کے لئے جو تیاری کمیٹی بنی تھی اُس کے صدر بھی مفتی صاحب موصوف تھے اور انھیں کی طرف سے جشن میں شرکت کے دعوت نامے بھیجے گئے تھے، یہ جشن ۲۰ر اگست سے ۲۳ر اگست تک جاری رہا اور اس میں مذکورۂ بالا ملکی اداروں کے نمائندہ حضرات کے علاوہ بیرونِ ملک سے چھبیس ممالک کے وفود نے شرکت کی جن کے نام حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق حسب ذیل ہیں: افغانستان، انڈونیشیا،

اُردن، پاکستان، بنگلہ دیش، بلغاریا، تنزانیا، ٹیونس، توحو، سری لنکا، سوڈان، سنغال، شاد، صومالیہ، عراق، کویت، لیبیا، لبنان، مملکت عربیہ سعودیہ، مملکت جمہوریہ مصر مراکش، نائجیریا، ہندوستان اور یمن، ہندوستان کی طرف سے مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی اور ایڈیٹر برہان دونوں نے مفتی ضیاء الدین باباخاں کے شخصی دعوت نامہ پر شرکت کی۔ مہمانوں کے قیام کا انتظام سمرقند ہوٹل میں تھا جو یہاں کا سب سے بڑا اور نہایت شاندار ہوٹل ہے۔

کانفرنس کا افتتاح ۲۰ر اگست کو دس بجے صبح یوبیلونی نام کے ایک نہایت وسیع اور اور کشادہ کانفرنس ہال میں ہوا جو الغ بیگ کے قدیم تاریخی مدرسہ کی عظیم الشان عمارت کے بالکل سامنے واقع ہے، جلسہ کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد مفتی ضیاء الدین باباخان نے خیر مقدمی تقریر کی۔ اُس کے جواب میں ہر وفد کے ایک ایک شخص نے شکر و سپاس کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مفتی ضیاء الدین باباخان نے امام بخاری پر ایک طویل فاضلانہ مقالہ عربی زبان میں پڑھا اب بارہ بج گئے تھے، اس لئے پروگرام کے مطابق سب لوگ ٹورسٹ بسوں اور کاروں کے ذریعہ خرتنگ کے لئے روانہ ہوگئے۔ یہ مقام سمرقند سے بیس کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے پہنے کو پہلے بھی گاؤں تھا اور اب بھی ایک قریہ ہی ہے، لیکن اس کا سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ امام بخاری جیسا محدث عظیم المرتبت اس کی خاک میں آسودۂ سکون ہے، یہ قبر شروع سے محفوظ چلی آرہی اور مرجع عوام و خواص رہی ہے، لیکن ابھی حال میں اس کو وسیع مقبرہ کی شکل میں تعمیر کیا گیا ہے، قبر بالکل سادہ ہے، لیکن سرہانے کی طرف ایک طویل سیاہ پتھر کا کتبہ لگا ہوا ہے جس پر عربی زبان میں امام بخاری کا تعارف کرایا گیا ہے، قبر پر ایک شامیانہ نما خوبصورت مگر سادہ عمارت حال میں بنی ہے مقبرہ کے پیچھے ایک مسجد بھی زمانۂ قریب کی تعمیر ہے جو روسی عمارتوں کی طرح سادہ مگر سبک اور مضبوط ہے۔ اس مسجد کا صحن اور اندرونی حصہ اتنا بڑا ہے کہ ایک ہزار آدمی اس میں نماز ادا کر سکتے ہیں، روسی عمارتوں کی عام خصوصیت کے مطابق مسجد کے ساتھ ایک باغیچہ بھی ہے اور جنوب کی جانب جہاں سے مسجد میں داخل ہوتے

ہیں، چند بڑے بڑے کمروں کی مع ان کے برآمدوں کے ایک قطار ہے یہ کمرے ضروری فرنیچر، مثلاً قالین، غالیچے اور تکیوں سے آراستہ ہیں اور ان کا مقصد یہی ہے کہ کوئی شخص اگر دور دراز سے امام بخاری کے مزار کی زیارت کے لئے آئے تو وہاں قیام کر سکے۔

خرتنگ پہنچ کر سب لوگ امام بخاری کے مزار پر حاضر ہوئے، پہلے بخارا ہی کے ایک نہایت خوش الحان قاری نے تلاوت قرآن کی، پھر عربی کا ایک قصیدہ ترنم کے ساتھ سنا کر امام عالی مقام کی بارگاہِ عقیدت میں پیش کیا گیا اور اس کے بعد ہر شخص فاتحہ و سلام میں مشغول ہوگیا، یہ پورا منظر بے حد رقت انگیز تھا، لوگ زار و قطار رو رہے تھے اور آہ و فغاں کر رہے تھے، بعض بعض کی تو ہچکی بندھ گئی تھی، اب ظہر کی اذان ہو چکی تھی، اس لئے سب لوگ مسجد میں آ گئے، اس موقع پر مقامی مسلمان بھی سینکڑوں کی تعداد میں آ گئے تھے۔ ان سب نے جماعت سے نماز ادا کی، اس وقت پوری مسجد اندر اور باہر بھری ہوئی تھی اور عید کی سی چہل پہل نظر آتی تھی، نماز کے بعد لنچ کا انتظام یہیں تھا اور اس میں بھی مقامی مسلمانوں کی ایک معتدبہ تعداد شریک تھی، اس پر آج کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوگئی اور مندوبین کو اس کا موقع دیا گیا کہ اب وہ آرام کریں یا چاہیں تو سیر و تفریح کریں۔

دوسرے دن یعنی ۱۲ر اگست کو کانفرنس ۹ ½ بجے صبح پھر شروع ہوئی اور اب مندوبین کے مقالات یا تقریروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ مندوبین کے نام حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق پکارے جاتے تھے، اس لئے انڈونیشیا، پاکستان اور بنگلہ دیش کے مندوبین کے مقالات پہلے ہو گئے اور لیبیا، مملکت سعودیہ، مصر اور ہندوستان وغیرہ کے مندوبین کے مقالات آخری نشستوں میں ہوئے، مقالات اکثر و بیشتر عربی زبان میں بعض انگریزی میں اور ایک دو فرانسیسی زبان میں تھے، فوری ترجمہ کا انتظام موجود تھا، آپ مذکورۂ بالا تینوں زبانوں میں سے جس زبان میں چاہیں تقریریں سن سکتے ہیں ۱۲ ½ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد سب حضرات نے خواجہ زود مراد کی مسجد میں ظہر کی نماز پڑھی۔ اس

مسجد کو چھ سو برس کی پرانی مسجد کہا جاتا ہے۔ لیکن اس میں توسیع اور تعمیر نو کا کام برابر جاری رہا۔ حسب معمول ہم لوگوں کے ساتھ مقامی مسلمان بھی بڑی تعداد میں جماعت میں شریک تھے اس سے فراغت ہوئی تو ہوٹل میں واپس آکر لنچ کھایا اور کچھ دیر آرام کیا، چار بجے شام کو پھر کانفرنس شروع ہوئی، مقالات پڑھے گئے اور تقریریں ہوئیں ½ ۶ بجے کانفرنس ختم ہوگئی۔

تیسرے دن یعنی ۲۲ راگست کو ½ ۹ بجے کانفرنس پھر شروع ہوئی، لیکن چوں کہ آج مقالات یا تقریروں کا آخری دن تھا اور مقررین کی بڑی تعداد باقی تھی، اس لئے شروع میں ہی صدر جلسہ نے اعلان کردیا کہ حضرات مقررین وقت کی تنگی کا خیال رکھ کر مقالات مختصر طور پر پڑھیں، ہندوستانی وفد کی باری سہ پہر کے اجلاس میں آئی، مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی کا مقالہ عربی زبان میں امام بخاری پر اور میرا مقالہ انگریزی میں Social Justice in Islam پر تھا۔ اور یہ دونوں کافی طویل مقالے تھے اور ان کا خلاصہ ممکن نہیں تھا، اس بنا پر مفتی صاحب کی تجویز کے مطابق ہم دونوں نے پڑھے بغیر مقالات تو جناب صدر کے حوالہ کردئے اور میں نے ہندوستانی وفد کی طرف سے عربی میں تقریر کی جس میں امام بخاری کی عظمت وجلالت شان، کانفرنس کی اہمیت وافادیت اور سمرقند کی گذشتہ تاریخی اور اسلامی عظمت پر روشنی ڈال کر داعیانِ کانفرنس کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔

گذشتہ دو دنوں کی طرح آج بھی صبح کی نشست ختم ہونے پر سب لوگوں نے ظہر کی نماز ایک اور نئی مگر قدیم تاریخی مسجد جو خواجہ عبیداللہ احرار کی مسجد کہلاتی ہے اس میں ادا کی حسب معمول یہاں بھی ارباب موتمر کے ساتھ مقامی مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد شریک نماز تھی، معلوم ہوا کہ اس طرح کی بارہ تاریخی اور قدیم مسجدیں ہیں جو پہلے ایک عرصہ تک بند رہیں، لیکن اب وہ مسلمانوں کے حوالہ کردی گئی ہیں، چنانچہ ان میں قالین بچھے ہوتے ہیں، امام

مقرر ہیں، وضو وغیرہ کا بندوبست ہے اور ان میں باقاعدہ نماز ہوتی ہے، پنجوقتہ نماز میں اکثر و بیشتر سن رسیدہ حضرات ہی ہوتے ہیں، لیکن جمعہ کی نماز میں نوجوان اور نئی نسل کے لوگ بھی خاصی تعداد میں شریک ہوتے ہیں، یہ مسجد بھی قدیم مسلمانوں کے ترکستانی فنِ تعمیر کا نمونہ ہے، مسجد کے جنوب میں ایک بڑا قبرستان ہے، قبرستان میں داخل ہوتے ہی ایک سنگ مرمر کا بڑا کتبہ خواجہ عبید اللہ احرار کی قبر کا نظر آتا ہے اس قبرستان میں یقیناً اور بھی چند بزرگوں اور مشہور افراد کی قبریں ہوں گی۔ لیکن اس تحقیق کا وقت نہیں تھا۔ اس لئے ہم لوگ چلے آئے، یہاں سمرقند، بخارا، تاشقند اور الماسا میں جہاں کہیں ہم کو مسجد میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ہم نے یہ بات یکساں دیکھی کہ یہاں کے مسلمان دو چیزوں کا بڑا التزام کرتے ہیں، ایک تحیۃ المسجد کا اور دوسرے نماز سے فراغت کے بعد قرآنِ مجید کی تلاوت اور اس کے بعد دعا کا۔

آج کے سہ پہر کے اجلاس کے بعد جس کے آخر میں حسب معمول میزبان اور مہمانوں کی رسمی تقریریں ہوئیں اور ایک تجویز منظور ہوئی جس میں ظلم اور ناانصافی کے خلاف عالمِ اسلام کے مسلمانوں سے اتحاد و یکجہتی کی اپیل کی گئی تھی، یہ کانفرنس ختم ہوگئی، دوسرے دن جمعہ تھا اس لئے سب لوگ پھر خرتنگ گئے، اور امام بخاری کے مزار پر فاتحہ وسلام کے بعد جمعہ کی نماز ادا کی، پھر حسب دستور نہایت شاندار لنچ یہیں کھایا، اس کے بعد ادارۂ دینیہ (تاشقند) نے اس موقع پر صحیح بخاری کو دو جلدوں میں اور ایک قرآن مجید (تیسری مرتبہ) نہایت اہتمام سے طبع کرائے ہیں ان دونوں کا ایک ایک نسخہ تمام مندوبین کو مفتی ضیاء الدین بابا خان نے ہدیہ کیا، شب میں خود مفتی صاحب کی طرف شخصی طور پر ہوٹل میں ہی مندوبین، دوسرے مہمان اور شہر کے معزز مسلمانوں کا ایک نہایت پر تکلف ڈنر تھا۔ جیسا کہ قاعدہ ہے اس ڈنر کے درمیان اور اس کے شروع ہونے سے پہلے اور اس کے بعد بھی تقریریں ہوتی رہیں یہ کانفرنس کی آخری تقریب تھی، اس کے بعد ملک کی سیر و سیاحت کے لئے مندوبین کو اُن کی اپنی خواہش کے مطابق چار حصّوں میں بانٹ دیا گیا تھا کہ وہ اپنے پسندیدہ شہر دیکھ سکیں۔

ہم دونوں نے سمرقند سے بخارا، تاشقند، الماسا (جمہوریہ قازاقستان کا پایۂ تخت) اور ماسکو دیکھنا پسند کیا۔ چنانچہ ۲۴ر سے مندوبین اپنے اپنے پسند کے مقامات کے لئے روانہ ہونے لگے، یہ دس روز کا پروگرام تھا، اس سیر و سیاحت میں ہم نے کیا کیا دیکھا؟ کن کن لوگوں سے ملاقات اور گفتگو ہوئی؟ وغیرہ وغیرہ! یہ سفرنامہ کا موضوع ہیں تاہم چند اشارے کر دینا ضروری ہیں:-

۱۔ جشنِ امام بخاری کے سلسلہ میں داعی حضرات نے جو نہایت فیاضانہ اور شاہانہ اخراجات برداشت کئے ہیں جن کا اندازہ لاکھوں سے کم کا ہرگز نہیں ہے ان کے متعلق نائب مفتی ضیاالدین بابا خان جناب شیخ اسماعیل مخدوم نے اپنی ایک تقریر میں بتایا کہ یہ سب اخراجات سوویت روس کے مسلمانوں نے اپنی جیب سے کئے ہیں، البتہ حکومت کی امداد اور تائید بھی شامل رہی ہے چنانچہ پورے سفر میں ہر جگہ ہمارے ساتھ V.I.P. لوگوں کا معاملہ کیا گیا۔ سمرقند کے میئر MAYOR نے بہت پرتکلف ڈنر دیا اور جس ادارہ میں بھی ہم گئے اُس کے حکام اعلیٰ نے ہمارا استقبال کیا۔

۲۔ سوویت روس جن پندرہ جمہوریتوں پر مشتمل ہے اُن میں سے مندرجۂ ذیل پانچ جمہوریتیں مسلمان کہلاتی ہیں، کیوں کہ ان کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے، ان کے نام یہ ہیں :-

نام	دارالحکومت
۱۔ جمہوریۂ اوزبکستان	تاشقند
۲۔ جمہوریۂ تازاقستان	الماسا
۳۔ جمہوریۂ قیرغزستان	فرنزہ
۴۔ جمہوریۂ ترکمانستان	اسقاباد (عاشق آباد)
۵۔ جمہوریۂ تاجکستان	دوشنبہ ؛

ان کے علاوہ دو اور جمہوریتیں جن میں اگرچہ آبادی کے اعتبار سے مسلمان اکثریت میں نہیں ہیں لیکن آبادی کا ایک اہم حصہ ہیں یہ ہیں ؛

۶ - جمہوریہ آذربائیجان باکو

۷ - جمہوریہ تاتار اوفا اور قازان

ان سب جمہوریتوں میں اسلام کی تاریخ ماضی کے اوراقِ زرّیں جگہ جگہ مآثر و آثار کی شکل میں بکھرے پڑے ہیں۔ پنجاہ سالہ انقلاب نے اسباب و وسائلِ معیشت کو نہایت حیرت انگیز ترقی دے کر ان جمہوریتوں کے شہروں اور دیہاتوں کے بھی زمین آسمان بدل دئے ہیں۔ لیکن جو مسلمان ہیں وہ اپنی متاعِ دین کو اب بھی سینہ سے لگائے بیٹھے ہیں اور اس آگ کی چنگاریاں اب تک ان کے نہاں خانۂ قلب میں سلگ رہی ہیں بہرحال قدیم اور جدید، پرانی نسل اور نئی نسل میں جو فرق عالمِ اسلام کے ہر بڑے شہر میں پایا جاتا ہے، وہ یہاں بھی ہے۔ جن شہروں میں ہم یہاں گئے اُن میں پرانی اور نئی دونوں قسم کی آبادیاں نظر آئیں، پرانی آبادیوں میں مکانات کچے ہیں۔ مردوں اور عورتوں لڑکوں اور لڑکیوں کے لباس اور اُن کے عادات و اطوار بھی سب روایتی، پرانے اور قومی ہیں۔ مسجدیں اور اسلامی شعائر انھیں کے دم سے آباد اور قائم ہیں، ہم کبھی اس منظر کو فراموش نہیں کر سکتے کہ ہم جب کبھی ان آبادیوں سے گذرتے تھے تو یہاں کے مرد اور حور شمائل عورتیں بچے اور بچیاں راستہ میں دو رویہ قطار بنا کر ہجوم در ہجوم کھڑے ہو جاتے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا مرحبا مرحبا کے ساتھ نہایت جوش و خروش اور محبت کے ساتھ ہمارا استقبال کرتے تھے، لیکن پرانی نسل کے ختم ہو جانے کے بعد اسلام کا اس ملک میں کیا حشر ہوگا؟ یہ سوال یہاں اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ عالمِ اسلام کے بعض اعلیٰ ترقی یافتہ شہروں میں ہے،

۲ - امیری اور غریبی یہاں بھی ہے، لیکن کوئی ایک شخص بھی یہاں ایسا نہیں ہے جو زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہو، ہر شخص سرخ و سفید، فربہ، توانا اور مستعد نظر آتا ہے، اشیائے خورد و نوش بافراطِ تمام۔ پھر بالکل خالص۔ ملاوٹ کا نام و نشان نہیں، ہر چیز پر گورنمنٹ کا کنٹرول۔ ہر شے کی قیمت مقرر اور اُس پر لکھی ہوئی، ذخیرہ اندوزی،

بلیک مارکٹنگ، اور سٹہ بازی وغیرہ کا کوئی شخص تصور بھی نہیں کر سکتا۔

۴۔ پورے ملک میں گھوم جائیے آپ کو نہ کہیں کسی وزیر اعظم کا مجسمہ نظر آئے گا اور نہ کسی صدر حکومت کا البتہ لینن کے مجسمے جگہ جگہ ہیں اور ہر مجسمہ کے نیچے اُس کا کوئی نہ کوئی قول یا اُس کی تحریر کا اقتباس کندہ ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں اشخاص و افراد کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور لینن کے مجسمہ کے ذریعہ یہاں اور وہاں لوگوں کو ہر وقت یہ یاد دلایا جاتا ہے کہ اس ملک کی حکومت اور یہاں کی سوسائٹی اُس نظریہ پر قایم ہے جو ان کو لینن نے دیا ہے۔

اہل علم کے لئے پانچ نادر تحفے

۱۔ تفسیر روح المعانی: جو ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قسط وار شائع ہو رہی ہے۔
قیمت مصر وغیرہ کے مقابلے میں بہت کم یعنی صرف تین سو روپے۔
آج ہی مبلغ دس روپے پیشگی روانہ فرما کر خریدار بن جائیے اب تک ۲۰ جلدیں طبع ہو چکی ہیں باقی دس جلدیں عنقریب طبع ہو جائیں گی۔

۲۔ تفسیر جلالین شریف مصری:۔ مکمل مصری طرز پر طبع شدہ حاشیہ پر دو مستقل کتابیں۔
(۱) لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطیؒ (۲) معرفۃ الناسخ والمنسوخ لابن حجر قیمت مجلد -/۲۰

۳ شرح ابن عقیل: الفیہ بن مالک کی مشہور شرح جو درس نظامی میں داخل ہے قیمت مجلد -/۲۰

۴۔ شیخ زادہ:۔ حاشیہ بیضاوی سورۃ بقرہ مکمل قیمت -/80

۵۔ فتح الباری:۔ جو قسط وار شائع ہو رہی ہے۔ خدا کے فضل سے دو جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ ادارہ مصطفائیہ دیوبند (یو۔ پی)

(نوٹ) موجودہ قیمتوں میں ۲۵ فیصد اضافہ ناگزیر ہے